66605 ـ كيا مؤذن پہلے افطارى كرے يا كہ اذان كہے ؟

سوال

مؤذن افطارى كب كرے گا، اذان سے قبل يا كہ بعد ميں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار كى افطارى ميں اصل يہ ہے كہ غروب شمس كے بعد اور رات آ جانے كے وقت افطارى ہو؛ كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم كھاؤ پيئو حتى كہ رات كے سياہ دھاگے سے فجر كا سفيد دھاگہ واضح ہو جائے، پھر رات تك روزہ پورا كرو البقرة (187).

طبرى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

قولہ تعالى: " پھر رات تك روزہ پورا كرو "

اللہ سبحانہ وتعالى نے روزے كى حد بيان كى ہے كہ روزے كا آخرى وقت رات كا آنا ہے، جس طرح كہ افطارى اور كھانے پينے اورجماع اور روزے كى ابتدا كى حد دن كا شروع اور رات كا آخرى حصہ ہے.

چنانچہ يہ اس بات كى دليل ہے كہ رات كو روزہ نہيں، جس طرح روزے كے دنوں ميں دن كو افطار نہيں ہے "انتہى

ديكھيں: تفسير الطبرى (3 / 532).

اور روزے دار كے ليے روزہ جلد افطار كرنا سنت ہے.

سھل بن سعد رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسولكريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

جب تك لوگ افطارى ميں جلدى كرتے رہينگے ان ميں خير رہے گى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1856) صحيح مسلم حديث نمبر (1098)

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سنت یہ ہے کہ افطاری جلدی کی جائے، اورسحری میں تاخیر، جلدی یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کا یقین ہوجانے کے فورا بعد افطاری کر لی جائے اور کسی ایك لیے جائز نہیں کہ اسے شك ہو آیا سورج غروب ہوا ہے یا نہیں اور وہ افطاری کر لے، کیونکہ فرض جب یقین کے ساتھ لازم آتا ہے تو وہ اس سے نکلا بھی یقین کے ساتھ ہی جائيگا " انتہی

دیکھیں: التمھید (21 / 97 - 98).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" اس میں غروب شمس کا یقین ہو جانے پر افطاری جلد کرنے پر ابھارا گیا ہے.

اور اس کا معنی یہ ہوا کہ امت کے معاملات منظم رہینگے تو ان میں خیر ہے، جب تك وہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے کاربند رہینگے " انتہی

دیکھیں: الشرح المسلم للنووی (7 / 208).

اور رہا مؤذن کا مسئلہ تو اگر کوئی شخص اس کی اذان کا انتظار کر رہا ہو تا کہ وہ افطاری کرے، تو پھر اسے اذان دینے میں جلدی کرنی چاہیے، حتی کہ ان کی افطاری میں تاخیر کا باعث نہ بنے، اور اس میں سنت کی مخالفت بھی ہے "

لیکن اگر وہ کوئی قلیل سے چیز کے ساتھ مثلا پانی کا ایك گھونٹ پی کر افطاری کر لے جو تاخیر کا باعث نہ بنے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور اگر کوئی بھی مؤذن کی اذان کا انتظار نہ کرتا ہو، مثلا کوئی صرف اپنے لیے اذان کہے (جیسا کہ کوئی شخص صحراء میں اکیلا ہو) یا پھر قریبی حاضر لوگوں کے لیے اذان کہے:

(مثلا مسافروں کی جماعت) تو اذان سے قبل افطاری کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کے ساتھی اس کے ساتھ ہی افطاری کرینگے، اگرچہ وہ اذان نہ بھی کہے، اور وہ اس کی اذان کا انتظار نہ کر رہے ہوں.

واللہ اعلم .